-2 پارن جا حق پروفیسر ڈاکٹرعبدالوحید انیڑ 395
سیرت طیبہ جي روشني ۾

گوشہ انگلش Index

2- Islam has ever protected the deprived children of the world societies! 7

Prof. Dr Muhammad Bilal Usmani

3- Education and Training of children in the light of Seerat Tayabah(ﷺ) 58

Prof. Dr.Karam Husain Wadho

4- Responsibilities of Elders for Harmonizing Modern Secular and Traditional Islamic Education for below age six in the Light of Seerat-un-Nabi(ﷺ) 31

Prof. Dr Shaikh Muhammad Ishtiaq

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی 405

مرتب: پروفیسر خلیل اللہ

- روداد چھٹی سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۲۰۱۴ء
- چھٹی سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۲۰۱۴ء کے منتخب شرکاء کے تاثرات
- مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل سیرت النبی ﷺ نمبر ۲۰۱۳ء شمارہ ۱۷۔۱۸ پر منتخب اہل علم کے تاثرات
- انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی: ۱۴۔۲۰۱۳ء کے انتخابات میں کامیاب ہونے والے عہدیداران اور منتخب کئے جانے والے ممبران مجلس عاملہ

گوشہ علمی و تعلیمی خبریں: 421

مرتب: پروفیسر عبدالصمد

- قومی سیمینار افکار محمودؒ
- مکالمہ بین المذاہب والمسالک فورم کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار کی روداد
- کالجز میں انٹرنل آڈٹ کے حوالہ سے پیش آنے والے خدشات سے ڈائریکٹر کالجز کو آگاہ کیا گیا

گوشہ تعارف و تبصرہ کتب 423

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

- تعلیمات اور تخلیق انسانی کے مدارج جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں: پروفیسر ڈاکٹر مفتی عزیز الرحمن سیفی
- فضائل مدینہ منورہ (۱۱۰ فضیلتوں کا مجموعہ): پروفیسر ڈاکٹر مفتی عبدالرحمن کوثر مدنی
- آداب حج وعمرہ: پروفیسر ڈاکٹر مفتی عبدالرحمن کوثر مدنی
- The Prohibited and Disliked Actsin Islam (English) Dr. Shabbir Ahmed
- Performance Umrah, Hajj and Ziyarah. (English) Dr. Shabbir Ahmed
- آپ عمرہ کیسے کریں؟: مولانا سعید احمد ثاقب
- ہم سخن سیرت النبی ﷺ نمبر ۲۰۱۴ء: پروفیسر ثمر حسن رضوی
- بساط عشق سے کار سخن تک: منظر عارفی
- کھیل: شاہد مسعود
- اتباع سنت اور اس کے فضائل: مولانا محمد تقی عثمانی: تخریج و ترتیب: مولانا حسان محمود سبحانی
- سہ ماہی ''انشاء'' شمارہ نمبر ۷۹۔۸۰ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء: صفدر علی خاں
- JSSIR (Journal of Social Sciences and Interdisciplinary Research. Vol-01, Number 2, Dec. 2012, Vol-2, Number 1, Jun. 2013, (English): Dr. Sajida Zaki
- البصیرۃ اردو، عربی، انگریزی ششماہی: ڈاکٹر سید عبدالغفار بخاری

طلب شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ   یَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّفِیْ سَلَمِ

ترجمہ: اور جو شخص بدیر ملنے والے نفع (ثواب آخرت) کو جلد حاصل ہونے والے فائدے (نفع دنیوی) کے عوض خریدتا یا بیچتا ہے، اس کا خسارہ (خرید و فروخت کی ہر صورت میں) ظاہر ہوتا ہے (خواہ وہ) نقد قیمت اور حاضر مال (کا بیوپار) ہو یا نقد قیمت اور بعد میں دیئے جانے والے مال (کی خرید وفروخت)

وَاِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ   مِّنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

اگر میں گناہ کروں تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا عہد ٹوٹنے والا نہیں اور نہ ہی میرا رشتہ منقطع ہونے والا ہے۔

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ   مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا تعلق اس لئے منقطع نہ ہوگا کیونکہ میرے نام میں ''محمد'' کا لفظ ہے، اس وجہ سے میرے لئے ان کی جانب سے عہد و پیمان ہے اور وہ دنیا میں سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں (یعنی چونکہ میرا نام محمد ہے اس لئے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یک گونہ تعلق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس تعلق کو باقی رکھیں گے)۔

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ   فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخرت میں اپنے فضل و کرم سے میری دست گیری نہ فرمائیں گے تو میرے پاؤں پھسل جائیں گے اور میں نجات نہ پاسکوں گا۔

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهٗ اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

آنحضرت ﷺ کی (ذاتِ گرامی اس بات سے) منزہ اور اعلیٰ وارفع ہے کہ ان کے مکارم وعطا سے امیدوار کو محروم کر دیا جائے یا آپ ﷺ کی پناہ چاہنے والا بے عزت ہو کر لوٹ جائے۔

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

جب سے میں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنے افکار کے لئے لازمی حصہ قرار دیا ہے میں نے اسے اپنی نجات کا بہترین ضامن پایا ہے (یعنی آنحضرت ﷺ کی سیرت نگاری بہترین ذریعۂ نجات ہے)۔

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

آنحضرت ﷺ کی تونگری بدنصیب ومفلس ہاتھوں کو بھی (تہی دست نہیں چھوڑتی بے شک آپ ﷺ کی عطاوبخشش) بارش (کی طرح ہے جو) ٹیلوں پر (بھی) پھول اگاتی ہے (جس طرح بارش سے سرسبز زمین ہی نہیں بلکہ ٹیلے بھی گل وریحان سے لہلہا اٹھتے ہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ کا فیض صرف خوش نصیبوں اور امراء ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سے بدنصیب اور مفلس بھی بہرۂ وافر پاتے ہیں)۔

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرَمِ

میں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت نگاری کر کے دنیوی پھول (مال ومتاع دنیوی) کی خواہش نہ کی جیسے زہیر (بن ابی سلمٰی) کے ہاتھوں نے ہرم (بن سنان) کی تعریف کر کے چنا (میں نے زہیر کی طرح کسی دنیوی لالچ کے باعث آنحضرت ﷺ کی مدح نہیں کی ہے)۔

اداریہ:

عہد حاضر اور ہم

بچے کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہے اس کے بعد اردگرد کا ماحول اسے متاثر کرتا ہے جب وہ لکھنے پڑھنے کے قابل ہوتا ہے تو درسی کتب کے علاوہ کہانیوں کی کتابیں اور بچوں کے رسائل اس کی شخصیت وکردار پر نمایاں اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ان اثرات کی ہمہ گیر وسعت و اہمیت کے پیش نظر ہر دور میں بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے اس اہم ذریعہ کو اپنایا جاتا رہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں اردو میں بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے جن حضرات نے کام کا آغاز کیا ان میں مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، مولانا محمد حسین آزادؒ، مولانا اسماعیل میرٹھی، مولانا الطاف حسین حالی وغیرہ کے نام زیادہ نمایاں ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل بچوں کا سب سے پہلا رسالہ ۱۹۰۲ء میں ''بچوں کا اخبار'' کے نام سے منشی محبوب عالم نے جاری کیا تھا۔ جس سے بچوں کے ادب کی قدامت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بچوں کے رسائل وکتب بچوں کے ذوق مطالعہ کو نکھارنے، ذہنی افق کو وسیع کرتے ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے، علمی استعداد میں اضافہ کرنے اور ان میں مذہبی راسخ العقیدگی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اردو میں ایسے ادب کی بہت کمی ہے جسے واقعتاً ''بچوں کا ادب'' کہا جا سکے، بالخصوص ''بچوں کے لئے مذہبی ادب'' کی انتہائی کمی ہے۔

مذہبی ادب کے حوالے سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں کچھ نقائص ہیں مثلاً یا تو اس میں ثقیل اور بوجھل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ یا پھر مکمل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتہائی مختصر منتخب حصے دے دئے گئے ہیں۔ یا پھر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غیر مستند قصے اور واقعات جمع کر دیئے گئے ہیں اور یہ عیب تو اکثر کتب میں ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہوئے بچوں کے مخصوص اسلوب ومنہج کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ بچوں کے ادبی لٹریچر میں یہی خصوصیت سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

یہاں قدرتی طور سے ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے ہم سیرت ہی کا کیوں مطالعہ

کریں؟

اس کا مختصر جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کا نام اسلام ہے جس پر انسان کی فلاح ونجات کا دارومدار ہے۔ حقیقی اطاعت کی بنیاد اور روح یہی محبت اور تعظیم ہے۔ یہ دونوں جذبات کسی کے بارے میں جتنے زیادہ ہوتے ہیں، اس کی اطاعت اتنی ہی کامل اور پائیدار ہوتی ہے، آسانی سے بے چون چرا ہوتی ہے، ذوق وشوق سے ہوتی ہے، جوش اور ولولہ سے ہوتی ہے، اور شرف وعزت سمجھ کر ہوتی ہے، پھر آدمی اطاعت ہی پر قناعت نہیں کرتا، ایک قدم آگے بڑھ کر اتباع کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے پیشوا کی ایک ایک بات، اور ایک ایک ادا کو محبت وعظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے کو اسی رنگ میں رنگنے کی فکر کرتا ہے۔ سرورِ عالم ﷺ سے محبت وعقیدت اور آپ ﷺ کی عظمت و برتری کے احساس کی اس کیفیت کو پیدا کرنے اور پروان چڑھانے کا واحد ذریعہ آپ ﷺ کی سیرتِ پاک کا مطالعہ ہے۔ یوں کہیئے کہ آپ ﷺ کے بارے میں ہم سے جس اطاعت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایک سلیم الفطرت انسان کے اندر اس اطاعت کا جذبہ آپ ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے خود بخود پیدا ہوتا ہے، پیدا کرنا نہیں پڑتا۔ یہ مطالعہ غور وفکر سے ہونا چاہئے، اور بار بار ہونا چاہئے کیونکہ عظمت و برتری کا احساس تو ایک بار کے مطالعہ سے بھی کسی حد تک ہوسکتا ہے۔ لیکن محبت پیدا کرنے کے لئے بار بار مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

حقوق کا مفہوم:

انسان، انسان کی ضرورت ہے، اسی لئے اس کی گروہی جبلت اسے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے لے کر تادمِ زیست بے شمار افراد کی خدمات، توجہ، امداد اور سہاروں کا محتاج ہے۔ اپنی پرورش، خوراک، لباس، رہائش اور تعلیم وتربیت کی ضروریات ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی فطری صلاحیتوں کے نشوو ارتقاء اور ان کے عملی اظہار کے لئے بھی وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ یہ اجتماعی زندگی اس کے گرد تعلقات کا ایک وسیع تانا بانا تیار کرتی ہے۔ خاندان، برادری، محلے، شہر، ملک اور بحیثیت مجموعی پوری نوع انسانی تک پھیلے ہوئے تعلقات کے یہ چھوٹے بڑے دائرے اس کے حقوق وفرائض کا تعین کرتے ہیں۔ ماں، باپ، بیٹے، شاگرد، استاذ، مالک، ملازم، تاجر، خریدار، شہری اور حکمراں کی بے شمار مختلف حیثیتوں میں اس پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور ان فرائض کے مقابلہ میں وہ

کچھ متعین حقوق کا مستحق قرار پاتا ہے۔(۱)

تاریخ کے ہر دور میں انسانی افراد کا اتحاد حقوق کی حفاظت اور اس کے استحکام کی خاطر قائم ہوا، قدیم سے قدیم زمانوں کی حکومتیں ان حقوق کا تحفظ اپنا فرض سمجھتی رہی ہیں۔ حقوق کی نوعیت اور تعداد بدلتی اور بڑھتی رہی۔(۲) حق وہ ہے جس سے انکار ممکن نہیں، حق ہمیشہ ثبت ہوتا ہے سچ ہوتا ہے۔(۳)

انبیاء علیہم السلام اور حقوق انسانی:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو فرائض انسانی وحقوق انسانی کے تحفظ کا ذمہ ٹھہرایا، تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اس کی مظہر ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے دور میں قابیل کے ہاتھوں ہابیل کا قتل حقوق انسانی کے حوالے سے پہلا حق تلفی کا واقعہ ہے۔ جس کی حضرت آدم علیہ السلام نے سخت مذمت کی، حضرت نوح علیہ السلام نے عذاب خداوندی کی آمد پر نسل انسانی ونسل حیوانی کو بحری بیڑہ میں بٹھا کر جانی تحفظ فراہم کیا، ورنہ نسل انسانی روئے زمین سے ختم ہو جاتی، اسی لئے آپ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے تجارتی حقوق کی تعلیم دی، لیکن جب قوم کم تولنے اور ملاوٹ کرنے سے باز نہ آئی تو انہیں تباہ کر دیا گیا۔(۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلا کر، انسانی حقوق فراہم کئے، بچوں کو زندگی کا حق فراہم کیا، من وسلویٰ کا بطور غذا کے اہتمام کیا۔ مقتول کے قاتل کی نشاندہی کرا کے اس کے حقوق کا تحفظ کیا، حضرت خضر علیہ السلام کا گرتی ہوئی دیوار کی تعمیر کر کے فرمانا اس کے نیچے خزانہ ہے، جو یتیم بچوں کے لئے ہے، اس عمل کے ذریعہ بچوں کے مالی حقوق کا تحفظ فرمایا، کشتی کا تختہ اکھاڑ کر اس میں عیب پیدا کر کے ملکیتی تحفظ فراہم کیا، ورنہ بادشاہ وقت کشتی غصب کر لیتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے بحیثیت جج لوگوں کو انصاف کے ذریعہ حقوق فراہم کئے، آپ نے انسانوں کے ساتھ جانوروں کو بھی ان کے حقوق فراہم کئے، حضرت ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حکومت و دانش مندی کے ذریعہ دیوار تعمیر کر کے انسانوں کو یاجوج ماجوج سے جانی و مالی تحفظ فراہم کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو روحانی صحت کے ساتھ جسمانی

صحت بھی عطا فرمائی، اس لئے کہ صحت مندی بھی انسانی حق ہے، جس کا اہتمام کرنا حکومت وقت کے فرائض میں شامل ہے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو نہ صرف حقوق فراہم کئے، بلکہ انہیں فرائض کی ادائیگی کے لئے بھی تیار کیا اور آگاہ کیا ہر حق اپنے ساتھ ایک فریضہ بھی ساتھ لاتا ہے، آج کوئی اپنا فرض نباہنے کے لئے تیار نہیں، صرف حقوق کے حصول پر مصر ہے، آپ ﷺ نے مظلوموں کو ان کا حق فراہم کرنے کے لئے حلف الفضول کا حلف اٹھایا کہ کسی کو حق تلفی نہیں کرنے دیں گے۔ (۵) بنوزبید کے تاجر کو عاصم بن وائل سے معاوضہ دلوایا۔ (۶) آپ ﷺ نے فرمایا اس حلف کے بدلہ اگر سو سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو قبول نہ کرتا، اور آج بھی کوئی اس حلف کے لئے بلائے تو میں تیار ہوں، یعنی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا اعلان فرمایا، آپ ﷺ نے دیگر مذاہب و اقوام کے ساتھ میثاق مدینہ کیا اور اس میثاق کے ذریعہ یہودی عیسائی مشرکین سب کے مذہبی و سیاسی حقوق کے تحفظ کا اعلان کیا۔ اپنی زندگی کے آخری عظیم خطاب جسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے، اس میں خاص کر خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے خصوصی ہدایات جاری کیں۔

اسلام خواتین کو تمام حقوق فراہم کرتا ہے، جس میں زندگی کا حق، عزت کا حق، معاشرتی حقوق، آزادی نقل و حرکت کا حق، آزادی اظہارِ رائے کا حق، شوہر کے انتخاب کا حق، سیاسی حقوق، حصول علم کا حق، جائداد کا حق، خرچ کرنے کا حق، ملازمت (مشروط) کا حق، گواہی کا حق، وراثت کا حق، مہر کا حق، نان نفقہ کا حق، خلع کا حق، اولاد کی پرورش کا حق، وصیت کا حق وغیرہ۔

اس تصور کو تسلیم کرنے کے بعد عورت کی عظمت فرش خاک سے بلند ہو کر کائنات مہ و انجم سے بھی کہیں آگے نکل جاتی ہے اور اسے قدرتی طور پر ایسا اونچا مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ فکر و نظر کے لئے اس سے بڑھ کر بلندی کا تصور ممکن نہیں ہے، الا یہ کہ وہ اپنے فکر و عمل سے خود کو اس بلندی کا نااہل ثابت کر دے، پھر تو دنیا کی کوئی قوت اسے عزت و رفعت نہیں دے سکتی۔

اسلام کے نزدیک انسان کی فلاح و سلامتی، فکر اور درستگی عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ ان نظریات کو جاہلانہ نظریات سمجھتا ہے جو عورت کو محض عورت ہونے کی وجہ سے ذلیل تصور کر کے انسانیت کی بلند ترین سطح سے دور پھینک دیتے ہیں، اور مرد کو محض اس لئے ''عرش بریں'' کا حق

دار خیال کرتے ہیں کہ وہ مرد ہے۔(۷) اس نے غیر مبہم الفاظ میں واضح کر دیا کہ عزت و ذلت اور سربلندی و نیک بختی کا معیار صلاح وتقویٰ اور سیرت و اخلاق ہے، جو اس کسوٹی پر جتنا کھرا ثابت ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قابل قدر اور مستحق اکرام ہوگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ (۸)

جس مرد اور عورت نے بھی اچھا کام کیا اگر وہ مومن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے، اور ان کے بہتر اعمال کا جنہیں وہ کرتے تھے اجر دیں گے۔

اس آیت کریمہ سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں کہ عورت اور مرد کے اعمال میں انہیں اجر برابر کا دیا جائے گا اور یہ بات موکد ہوتی ہے کہ مرد وعورت ایک دوسرے کا جزو ہیں، ایک ہی خون سے بنے ہیں۔ اس لئے ہر وہ عورت جو ہجرت کرے اور جہاد کرے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسے تکلیف پہنچے اور یہ اپنی ذمہ داری ادا کرتا رہے تو ان دونوں کو بغیر صنف کے فرق کے ثواب برابر دیا جائے گا۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور انسانی حقوق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی انسانی حقوق کا مکمل خیال رکھا اور انہیں فرائض کی بجا آوری پر تیار کیا جہاں کوئی کوتاہی سامنے آئی طاقت کے ذریعہ اس کا ازالہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور بہت نمایاں ہے، مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں کے حقوق کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا، ابو لولو مجوسی غیر مسلم نے آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے گرفتار کرنے کا مشورہ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دھمکی دی، عمل تو نہیں کیا، قتل تو نہیں کیا میں کیسے گرفتار کروں؟ بالآخر اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، یہی عمل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تھا، بغاوت کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا جو غلام میرے دفاع میں حملہ آور دشمنوں سے نہیں لڑے گا وہ آزاد ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ مسلمان کی تلوار مسلمان کے خلاف اٹھے، اگر یہ تلوار ایک دفعہ نیام سے باہر نکل آئی تو پھر کبھی نیام میں داخل نہیں ہوگی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے سابقہ حکمرانوں کے وہ فیصلے جن سے انسانی حقوق کی پامالی ہوئی تھی، سالہا سال محنت کر کے ان کا ازالہ کیا، حتیٰ کہ نفلی حج جیسی اہم عبادت کو بھی نظر انداز کیا تا کہ سابقہ ظلم کا ازالہ ہو سکے، اور لوگوں کو جلد سے جلد

انصاف مل سکے، محمد بن قاسم ایک خاتون کی بازگشت پر اسے آزادی و زندگی کا حق فراہم کرنے کے لئے سندھ آئے اور سندھ کو اسلام کا گہوارہ بناگئے۔

حقوق کی ادائیگی سے معاشرہ متوازن رہتا ہے، یہی دین ہے اور عدل و انصاف کا تقاضہ ہے۔

بچوں کے حقوق وفرائض:

یہ اس دور کا اہم موضوع ہے اس سے قبل اس پہلو پر میں ایک تحقیقی مضمون بعنوان: ''بچوں کے حقوق وفرائض'' پرلکھ چکا ہوں، جو چھ قسطوں میں شائع ماہنامہ بزم قاسمی کراچی میں ہوا تھا، اس کے علاوہ میری چھوٹی بہن ڈاکٹر مسز بشریٰ امام نے میرے زیر نگرانی سیرت النبی ﷺ پر ایک تحقیقی کتاب بعنوان: ''پیارے بچوں کے لئے پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ مع سوال و جواب'' لکھی ہے۔ یہ پہلے ہمارے مکتبہ سے شائع ہوئی تھی، پھر اس کتاب کو وفاقی وزارت مذہبی امور کی جانب سے سیرت النبی ﷺ پر صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا تھا، جس کے بعد ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی صاحب مرحوم نے دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے شائع کرنے کے لئے مانگ لیا تھا، اس کے متعدد ایڈیشن اسی ادارہ سے شائع ہو چکے ہیں، اس کتاب کا سندھی میں ترجمہ ہو چکا ہے، انگریزی میں ترجمہ جاری ہے۔

ڈاکٹر بشریٰ نے میرے تعاون سے اسی حوالہ سے اپنا پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان: ''بچوں کے احکام عبادت'' جامعہ کراچی میں تحریر کیا ہے، جس پر انہیں پی ایچ ڈی ڈگری ایوارڈ ہوئی۔

۱۴۔۲۰۱۳ء کے لئے ڈائریکٹر کالجز کراچی نے بحیثیت صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ میری درخواست پر کراچی کے ۱۳۶ گورنمنٹ کالجز کو ایک آرڈر جاری کیا کہ کالجز میں سیرت النبی ﷺ پر پروگرامز منعقد کئے جائیں، جس کا عنوان تھا: ''بچوں کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں''

عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج جہاں میں ۲۰۰۶ء سے ایم اے اسلامک اسٹڈیز کو پڑھا رہا ہوں، ہر سال کی طرح اس سال بھی اسی عنوان پر سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں ایم اے کی اسٹوڈنٹس نے ذیلی عنوانات پر اپنے تحقیقی مقالات تحریر

کئے، اور پیش کئے۔

پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ کالج میں بین الکلیات تلاوت نعت اور سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے اسی عنوان پر ۱۷ کالجز کے طلباء و طالبات نے تقریری اور تحریری مقابلوں میں حصہ لیا۔

اس سال مختلف کالجز میں سیرت النبی ﷺ پر پروگرامز منعقد کئے گئے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ حسب سابق انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے زیر اہتمام اسی موضوع پر چھٹی سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس آرٹس کونسل کراچی میں منعقد کی گئی۔ جس میں وزیر تعلیم جناب نثار احمد کھوڑو صاحب، ڈائریکٹر جنرل ایجوکیشن سندھ، ڈائریکٹر کالجز کراچی نے شرکت کی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ خیرپور وغیرہ سے چالیس پروفیسرز نے اردو، عربی، انگریزی، سندھی میں اپنے مقالات پیش کئے۔ جنہیں ریویو کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا۔ فقط منتخب مقالات اس شمارہ میں شائع کئے جارہے ہیں۔ بچوں کے حوالہ سے مذہبی لٹریچر کی بے حد کمی ہے، اہل علم کو اس جانب متوجہ ہونا چاہئے، اور بچوں کے اسلوب میں زیادہ سے زیادہ کتب و مقالات کی اشاعت کو یقینی بنانا چاہئے، ہم نے اپنی کانفرنس کے لئے درج ذیل وذیلی عنوانات پر اہل علم کو مقالہ تحریر کرنے کی دعوت دی تھی۔

ذیلی عنوانات:

۱۔اسلام سے قبل مختلف مذاہب میں بچوں سے سلوک، ۲۔اسلام سے قبل مختلف تہذیبوں میں بچوں سے سلوک، ۳۔بچوں کی تعلیم سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۴۔بچوں کی فکری تربیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۵۔بچوں کی جسمانی تربیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۶۔بچوں کی اخلاقی تربیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۷۔بچوں کی آزادی اور ان کی نگرانی کی حدود سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۸۔بچوں کی جان، جسم اور آبرو کا تحفظ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۹۔بچوں کی ملازمت اور کاروبار یعنی خرید وفروخت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۰۔بچوں پر سختی اور تشدد سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۱۔بچوں پر شرعی احکام کا نفاذ، ۱۲۔بچوں سے متعلق شرعی شخصی قوانین (پرسنل لاء)، ۱۳۔بچوں کی کفالت و پرورش سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۴۔جنگ میں فوجی مقاصد کے لئے بچوں کا استعمال سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، ۱۵۔بچوں کا اغواء اور ان کی خرید وفروخت

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے وہ تمام احباب جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد میں دام درہم سخنے حصہ لیا، اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے اور ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

جوانوں کو مری آہ سحر دے پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے مرا نور بصیرت عام کردے

چیف ایڈیٹر
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی الازہری

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ ''بنیادی حقوق'' محمد صلاح الدین، ادارۂ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۷۷ء، ص ۳۱
۲۔ ''أسس الفقهاء''، قاسم بن عبداللہ امیر علی القونوی، سعودی عرب، ۱۹۸۶ء، ص ۲۱۶
۳۔ جہانگیر قرآنی اشاریہ، سرور حسین خان، مکتبہ اشاعت تعلیم القرآن، ۱۹۹۲ء، ص ۳۲۵
۴۔ تنظیم حسین، قصص الانبیاء، (تلخیص قصص القرآن، حفظ الرحمن سیوہاروی) ضیاء برادرز بک سینٹر، گلشن اقبال کراچی، ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۷
۵۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، مکتبہ مدینہ، لاہور، ۱۴۰۸ء، ج ۱، ص ۱۱۶
۶۔ عمر فروخ، تاریخ الجاهلية دار العلم بیروت ۱۹۹۶ء، ص ۱۳۲
۷۔ سید جلال الدین العمری ''عورت اسلامی معاشرہ میں'' ۱۹۶۲ء، لاہور، ص ۴۰
۸۔ سورہ نحل، آیت ۹۷

Quarterly News

Govt. Colleges Principals Association of Sindh

Head Office : House # 162, Sector # 8/L Orangitown Karachi: 75800
Email:drsalahuddinsani@Yahoo.com,principalsassociationofsindh@gmail.com
www.pak-shipownersge.com, Ph: 021-36720724, Fax: 02103663417

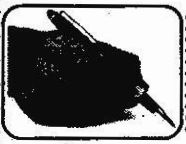

Chief Editor
Prof. Dr. Salahuddin Sani
0300-2664793

Dated: Jun 2014
Volume#1 | Copy: #1

کالجز اور ان کے پرنسپلز کے مسائل اور ان کے حل کے لئے ۱۲ صفحات پر مشتمل یہ سہ ماہی مجلہ شائع ہوگیا ہے۔

بچوں کی شخصیت کا ارتقاء اور ان کے حقوق

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف علی خان / پروفیسر خلیل اللہ
گورنمنٹ کالج تربیلہ خیبر پختون خواہ
فاؤنڈیشن گورنمنٹ کالج کراچی

ABSTRACT

The importance of the children is reflected throughout the Seerah of the Holy Prophet peace be upon him because the future of the world depends upon the children. In Seerah, we learn that children are very precious and important. They are like matchless treasure for the humanity, and should be treated with love and care. Islam is a social religion and encourages its followers to practise social life so that they may be able to act upon its teachings. Society cannot survive without children. Good society needs good citizens, which is not possible without proper education and training of next generations. The Holy Prophet peace be upon him gives clear directions to bring them up as independent and confident personalities. They are encouraged by the Holy Prophet peace be upon him to take part in almost all social and religious activities.They should be made aware of the five basic pillars of Islam and keen to acquire knowledge of their religion.The Holy Prophet peace be upon him describes childrens's virtues in

detail which is a unique aspect of his teachings. His special instructions for orphans reveal his love and affection for helpless and homeless children.

موجودہ انسانوں کے ساتھ ساتھ مستقبل میں پیدا ہونے والی نئی نسل کو بھی اسلام نے بہت اہمیت دی ہے۔ بچوں کی نشوونما اور شخصی تکمیل اسلام کی معاشرتی تعلیمات کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔اس پہلو سے سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ بھی انتہائی دلچسپ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بچوں کو کتنی اہمیت دی ہے۔اس بحث کی تفصیل میں جانے سے پہلے چند اہم نکات کا بطور مقدمہ جائزہ لینا ضروری ہے۔ تاکہ اس اہم موضوع کا پس منظر اور پیش منظر سامنے رہے۔ اولاً اسلام نے معاشرتی زندگی پر بہت زور دیا ہے جس کی ایک بنیادی وجہ نسل انسانی کی بقا ہے۔ثانیاً پاکیزہ افراد کی تیاری اسلامی تعلیمات کا اصل ہدف ہے اور ثالثاً اسلام ذہنی اور جسمانی غلامی کا خاتمہ چاہتا ہے۔اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

معاشرہ انسان کی ایک ایسی اہم ترین ضرورت ہے جس کے بغیر زندگی بسر کرنا انتہائی مشکل ہے۔نسلِ انسانی کی بقا اور پرورش بھی معاشرے کی غیر موجودگی میں ممکن نہیں۔ اسلام بنیادی طور پر ایک معاشرتی دین ہے جو اس کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیتا ہے جو بنی نوع انسان کے لیے بہترین ہے۔مل جل کر رہنا انسان کی فطرت کا تقاضا ہے۔ممتاز مسلم مفکرین نے معاشرتی علوم میں بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔احیاء العلوم الدین میں غزالیؒ گروہی زندگی کو لازمی قرار دیتے ہیں۔اُن کے نزدیک انسان اکیلا زندگی بسر نہیں کرسکتا بلکہ دوسروں کا مستقل حاجت مند ہے۔ کیونکہ نسلِ اِنسانی کی بقاء اِسی صورت میں ممکن ہے علاوہ ازیں اُس کی دیگر ضروریات پورا کرنے میں بھی دوسروں کا تعاون ضروری ہے۔

مئولف ''عُمرانی نظریہ و تحقیق" لکھتا ہے۔

امام صاحب گروہی زندگی کو معاشرتی زندگی کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔آج بھی عُمرانیات کے علم کی بنیاد ہم گروہ پر رکھتے ہیں۔ اس طرح امام صاحب گروہی زندگی' معاشرہ' معاشرتی تعلقات اور معاشرتی اداروں کے تصورات کی وضاحت کرتے ہیں۔معاشرے کی پوری مشین انہی تصورات پر چلتی ہے نیز اداروں کا ایک دوسرے پر انحصار ان میں باہمی تعلقات کو واضح کرتا ہے۔(۱)

اسی طرح ابن خلدون نے بھی معاشرہ اور ریاست کے تشکیل پانے میں انسانی فطرت کو لاحق دو تقاضوں کے اہم کردار کی طرف اشارہ کیا ہے۔ایک یہ کہ انسان فطری طور پر اپنی تمام ضرورت پوری کرنے میں دوسروں کی مدد لینے میں مجبور ہے اور دوسری ضرورت اس کے بچاؤ اور دفاع کی ہے۔ایک فرد کی بجائے انسانوں کا اجتماع ہی آفات کا مقابلہ احسن طریقے سے کرسکتا ہے۔اِن دو وجوہات کی بنا پر